سیرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ
سید اختر حسین
محمد طاہر فاروقی
علی پور سیداں
ضلع سیالکوٹ

سوانحِ حیات

قدوۃ الواصلین زبدۃ العارفین غوثِ زماں مجددِ دوراں ابوالعرب سنوسیِ ہند امیرِ ملت قبلہ عالم

اعلیحضرت حاجی حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری قدس سرہ العزیز

موسوم بہ اسمِ تاریخی

۱۳ ہجری ۹۱

مصنفہ

حضرت جوہرِ ملت جناب الحاج حافظ صاحبزادہ پیر سید اختر حسین شاہ مدظلہ العالی

(نبیرہ حضرت امیرِ ملت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ)

ترتیب و تسوید

از پروفیسر محمد طاہر فاروقی ایم اے (فارسی و اردو) ڈکتورِ ادب (جامعہ)

سابق پروفیسر و صدرِ شعبہ اردو پشاور یونیورسٹی پشاور

کتاب	سیرت امیر ملت
ناشر	صاحبزادہ الحاج پیر سید اختر حسین شاہ صاحب
تعداد صفحات	سات سو پچاس (۷۵۰)
اشاعت	ایک ہزار
بار اول	ذی الحجہ ۱۳۹۴ھ
بار دوئم	ربیع الاول ۱۴۰۲ھ
بار سوئم	جمادی الآخر ۱۴۱۰ھ
قیمت	100.00
کتابت	امین رقم، سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ
مطبع	اے اینڈ ایس پرنٹرز۔ کراچی
عکاسی (پوزیٹو)	گرافک آرٹ سٹوڈیو۔ ملک منزل۔ ۹ ایبک روڈ۔ لاہور

ملنے کا پتہ

دربار شریف علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ

مکتبۂ فریدی
وفاقی گورنمنٹ اردو کالج
بابائے اردو روڈ کراچی نمبر ۱
فون ــــــــ ۲۰۰۱۰ء

فریدی بک سینٹر
شاپ نمبر ۳۶ اردو بازار کراچی
فون ــــــــ ۲۱۳۰۶۹

جوں تک مارنا منع ہو، وہاں جو لوگ بے گناہ غلامانِ سرکارِ دوعالم کو ذبح کریں، ان کے اس فعلِ شنیع و نامشروع کو کچھ لوگ استحسان کی نظر سے دیکھیں۔ اور مبارکباد کے تار دیویں۔ گویا حرم شریف کی بے حرمتی اور شعائرِ اسلام کی مخالفت کرنے کو جائز قرار دیا جائے۔ افسوس صد افسوس!! مگر خداوند عالم پر پورا بھروسا رکھنا چاہیئے کہ یہ پاک اور مقدس گھر اس کا اپنا گھر ہے۔ اس کے فضل و کرم سے یقین رکھنا چاہیئے کہ خدائے قدوس جلد اس صورت کو تبدیل کرے گا!!!

رسید مژدہ کہ ایامِ غم نخواہد ماند　　چناں نماند و چنیں نیز ہم نخواہد ماند

اتفاق و اتحاد

تمام اسلامی فرقوں کا اتفاق چاہنے والو!

سر کنم نالہ اگر تاب شنیدن داری　　سینہ بشگافم اگر طاقت دیدن داری

برادرانِ ملت! آج کل تمام ہندوستان میں ہر طرف، ہر سمت، ہر گوشے سے اتفاق باہمی اتحاد کی آواز آتی ہے ہم میں سے کوئی بھی اتفاق اور اتحاد کے خلاف نہیں ہے۔ اسلام تو تمام انسانوں کو اتفاق و اتحاد کی دعوت دیتا ہے کسی کی دل آزاری روا نہیں رکھتا۔ تواریخِ عالم شاہد ہیں کہ مسلمان بادشاہوں نے کس دریا دلی اور عالی حوصلگی سے مخالفین و معاندینِ اسلام کے ساتھ سلوک کیا کس عالی ہمتی سے ان کو مراعات دیں۔ کیوں نہ کرتے؟ غیر مذہب والوں کو مجبور کر کے ان کو اسلام میں لانے کا حکم نہ تھا۔ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ۔ (ترجمہ۔ کوئی زبردستی نہیں دین میں) اور لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ (ترجمہ۔ تمہیں تمہارا دین، مجھے میرا دین) آیاتِ پاک اس پر شاہد ہیں۔ مگر اس پر بھی یہ الزام کہ اسلام تلوار کی دھار سے پھیلایا گیا۔ یہ بالکل غلط، بہتان اور افترا ہے۔

حضرات! غیر قوم کے ساتھ جو ہندوستان کے طول و عرض میں آباد ہے، اس کے ساتھ اتفاق و اتحاد کا جو تلخ تجربہ مسلمانانِ ہند کو ہوا وہ اوپر بیان کر دیا گیا ہے۔ ان سے بہتری کی امید رکھنی یا دوستی و اتفاق کی امید رکھنی صریحاً ارشادِ باری کے خلاف ہے۔ اب ان مدعیان و حامیانِ اسلام کا حال سنیئے۔ جو در اصل خود تو ارکانِ اسلام اور سنتِ رسول علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے خلاف عمل کرتے ہیں۔ اور راہِ راست سے منحرف ہو گئے ہیں اور ان کو جو جادۂ مستقیم اور دینِ قیم اور سنتِ مصطفوی پہ قائم ہیں، ان کو اپنے ساتھ ملانا چاہتے ہیں۔ افسوس! ایسا شور برپا کرنے والوں کو علم ہونا چاہیئے کہ وہ یقیناً خود ہی ارکانِ اسلام سے ناواقف اور ناآشنا